مختصر تعارف

حضور صدر العلماء نبیرہ استاذ زمن مظہر مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد تحسین رضا خاں
نوری قادری علیہ الرحمہ

بنام

تذکرہ صدر العلماء

از

سید محمد فرقان قادری رضوی رامپوری

ناشر تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

مختصر تعارف

حضور صدر العلماء نبیرہ استاذ زمن مظہر مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد تحسین رضا خاں
نوری قادری علیہ الرحمہ

بنام

تذکرہ صدر العلماء

از

سید محمد فرقان قادری نوری رامپوری

ناشر

تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس

سلسلہ اشاعت ۱۳

نام	تذکرہ صدر العلماء
ترتیب	سید فرقان قادری نوری رامپوری
بتاریخ	۱۸ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ
صفحات	۱۵
ناشر	تاج الشریعہ اکیڈمی بنارس
رابطہ	7275913964

تاج الشریعہ اکیڈمی علوی پورہ

چھتن پورہ بنارس یوپی

7275913964



مزار پرانوار

چشم و چراغ خانوادہ رضویہ نبیرہ استاذ زمن
نمونہ اسلاف پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضور
صدر العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
مفتی محمد تحسین رضا خاں قادری برکاتی نوری
علیہ الرحمہ متوفی ۲۰۰۷

منقبت حضور صدر العلماء بقلم حضور تاج الشریعه

گل زار حسن کا گل رنگیں ادا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

توصیف میں اس کی جو کہوں اس سے سوا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

نام اس کا بہت خوب ہے خود اس کی ثنا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

رحمانی ضیاوں کی ردا میں وہ چھپا ہے
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

اب عقل کی پرواز سے چھو نہیں سکتی
تحسین رضا واقعی تحسین رضا ہے

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
وہ مالک جنت کی محبت میں گما ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہر مفتی اعظم علامہ تحسین رضاخاں علیہ الرحمۃ والرضوان برصغیر ہند وپاک کے صف اول کے علماء میں ایک زبردست عالم تھے۔ آپ خانوادہ اعلیٰ حضرت کے ایک فرد کامل ہیں جس کو دنیائے سنیت حضور تحسین رضاخاں کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہی۔

نسب نامہ صدرالعلماء بن حسنین رضابن حسن رضابن نقی علی بن رضاعلی

ولادت شریف آپ کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے مشہور محلہ سوداگران بتاریخ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۳۰ء میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم صدرالعلماء علامہ تحسین رضاخاں علیہ الرحمہ کے والد ماجد استاذالعلماء علامہ حکیم حسنین رضاخاں کو بڑا شوق تھا آپ کو پڑھانے کا آپ نے اپنی خسرال محلہ کانکرٹولہ پرانا شہر بریلی میں سکونت اختیار کرلی تھی صدرالعلماء نے اپنی ننہال میں بچپن اور جوانی کازمانہ گزارااور آخری وقت بھی وہیں قیام پذیر تھے آپ نے سید شبیر علی بریلوی سے قاعدہ بغدادی پڑھا غالباً آپ کے سب سے پہلے استاذ رہے ہوں بعد میں محلہ کے ایک مکتبہ میں قرآن اور حساب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی فارسی کی ابتدائی کتابیں "مدرسہ اکبری" واقع اکبری مسجد معروف بہ مرزائی مسجد محلہ گھیر جعفر خاں بریلی میں پڑھیں غالباً ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء

میں آپ کو آپ کے والد محترم نے عربی تعلیم کے لئے مدرسہ مظہر اسلام میں داخل کیا اس وقت آپ تقریباً ۱۲/ سال کے تھے۔ آپ نے ماہرین علوم وفنون اساتذہ کرام سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں متوسطات تک ساری کتابیں بغیر ناغہ درسگاہ میں کمال وغوروخوض اور انہماک سے پڑھیں اور اپنے بہت خاص استاذ محترم محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رضوی سے تعلیم حاصل کی جو مظہر اسلام کے صدر مدرس تھے مولانا سردار احمد رضوی کی غیر موجودگی میں ایک مرتبہ دوران تعلیم تفسیر میں ایک اہم ترین کتاب " تفسیر جلالین" حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رضوی قدس سرہ سے پڑھنے کا فیض حاصل کیا اور آپ نے خصوص بالخصوص مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضاخاں علیہ الرحمہ سے بھرپور علمی، عملی، روحانی استفادہ کیا اور فتویٰ نویسی جیسا اہم علم حاصل کیا ابھی آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری ہی تھا کہ آپ کے استاذ محترم محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ تقسیم ہندوستان کے وقت اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے وطن اصلی تشریف لے گئے ہوا یہ کہ صدر العلماء کو فراغت سے پہلے ہی حضور مفتی اعظم ہند کے حکم پر دارالعلوم مظہر اسلام بی بی جان مسجد بریلی شریف میں تدریس کا آغاز کرنا پڑا۔ پھر کچھ عرصہ تدریس کا سلسلہ روک کر آپ کے والد محترم حضرت حسنین رضاخاں نے دورہ حدیث شریف مکمل کرنے کے لئے اگست ۱۹۵۴ء میں حضور محدث اعظم پاکستان کی بارگاہ میں حضور صدر العلماء کو فیصل آباد میں بھیجا وہاں رہ کر آپ نے چھ ماہ میں مکمل دورہ حدیث کیا پھر واپس آکے اسی جگہ پر تدریس کا سلسلہ جاری کردیا۔

تدریس حضور صدر العلماء نے تقریباً اٹھارہ سال تک مظہر اسلام مسجد بی بی والی

بریلی شریف میں بخوبی تدریس کا کام انجام دیا اور ہزاروں لوگوں کو اکتساب علم کیا۔
۱۹۷۵ء میں بعض وجوہات کی بناء پر دارالعلوم مظہر اسلام سے استعفیٰ دے کر یادگار رضا منظر اسلام میں بحیثیت صدر المدرسین سات سال تک تعلیم خدمات انجام دی ۱۹۸۲ء میں جامعہ نوریہ رضویہ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی گئی آپ نے تقریباً ۲۳/ سال تک بحیثیت شیخ الحدیث درس دیا۔
اس کے بعد جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی اختر رضاخاں ازہری علیہ الرحمہ نے بریلی شریف میں ایک بہت بڑے رقبہ پر عظیم ادارہ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا قائم فرما کر صدر العلماء کو اس میں بحیثیت شیخ الحدیث صدر المدرسین خدمات انجام دینے کی دعوت دی تو آپ قبول فرما کر جامعۃ الرضا میں تشریف لے آئے۔ اور وہاں تقریباً تین سال تک تعلیم خدمات انجام دی۔ لہٰذا بریلی شریف کے چاروں علمی مراکز کو آپ کی علمی و عملی خدمات کا شرف حاصل ہوا ہے۔

سلسلہ احادیث حضور صدر العلماء کو محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ کے واسطے سے تین بڑی بزرگ شخصیتوں سے اجازت حدیث حاصل تھی۔ (۱) حضور حجۃ الاسلام حامد رضاخاں علیہ الرحمہ (۲) حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضاخاں علیہ الرحمہ (۳) صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ۔

سلسلہ بیعت حضور صدر العلماء نے تقریباً ۱۳/سال کی عمر میں والد محترم کے ارشاد پر ۱۹۴۳ء میں عرس رضوی کے خوبصورت پر بہار موقع پر حضور مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔

یہ آپ کی حیات کا بہت خوشی کا دن تھا کہ مرشد گرامی نے ۲۵/صفر ۱۳۸۰ھ کو بڑے بڑے علمائے مشائخ حضرت سید آل رسول مارہروی، برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن، حافظ ملت رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کی موجودگی میں خرقہ پوشی فرمائی اور مفتی اعظم ہند نے اپنے دست مبارک سے اپنا عمامہ آپ کے سر پر باندھا اور سند اجازت پر بکلمہ خود اس عبارت کا خلاصہ فرمایا ' مدنیۃ عمتہ بعمامتی والبستہ جبتی

"اور اس کے علاوہ تمام وظائف و تعویذات و عملیات کی بھی اجازت عطا فرمائی اور اس پر تحریر فرمایا ' مدنیۃ قرۃ عینی و درۃ زینی تحسین رضا خاں " مفتی اعظم ہند نے کئی موقع پر آپ کی تعریف و توصیف پر کلمات ارشاد فرمائے۔ ایک موقع پر فرمایا۔ دو لوگ ایسے ہیں جن پر مجھے مکمل اعتماد و بھروسہ ہے ایک تحسین رضا خاں اور دوسرے اختر میاں مفتی اعظم ہند کا فرمان عالیشان یہ ہوا کہ کوئی دنیا میں صدر العلماء بن کر چمکا تو کوئی تاج الشریعہ بن کر چمک رہا ہے۔

آپ کے تلازم دنیائے سنیت میں کم و بیش پچپن سال سے آپ تدریس کے فرائض انجام دی ہر ذی شعور اندازہ کر سکتا ہے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد کیا رہی ہوگی اگرچہ آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر سیراب ہونے والے ہزاروں علماء کا شمار مشکل ہے جس میں محقق، مصنف، شیخ الحدیث، مفتی، مدرس، مناظر، مقرر بھی شامل ہیں۔ جو پوری دنیا میں پھیل کر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جن میں سے چند ماہرین تلامذہ کا یہ ہیں۔

اسماء تلازم نواسہ مفتی اعظم ہند مولانا خالد علی خاں صاحب ,

نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانامنان رضاخاں, المعروف منانی میاں

صوفی باصفا الحاج مفتی محمد صالح صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعۃ الرضا بریلی شریف۔

حضرت علامہ مولانا حنیف خاں صاحب رضوی سابق صدر المدرس جامعہ نوریہ رضویہ مرتب جامع الاحادیث,

حضرت علامہ مفتی محمد یامین مرادآبادی مدرس و مفتی مدرس حمیدیہ رضویہ بنارس

حضرت علامہ عبد السلام رضوی مدرس جامعہ نوریہ

علامہ مولانا محمد ہاشم نعیمی مرآدابادمدرس جامعہ نعیمیہ مرآداباد,

شہزادہ تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضاخاں صاحب قبلہ دامت برکاتہ العالیہ ناظم اعلیٰ,

مناظر اہلسنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمن رضوی پورنیہ بہار وغیرہ۔

<u>خلفاء صدر العلماء</u> عظیم محقق و مدرس مولانا حنیف خاں قادری رضوی،

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

خلف ارشد جانشین صدر العلماء حضرت محمد حسان رضاخاں

فرزند ارجمند حضرت رضوان میاں صاحب

حضرت مولانا تطہیر احمد رضوی مصباحی، دھونرہ بریلی شریف

حضرت مولانا صغیر احمد جوکھن پوری، رچھا بریلی شریف

حضرت مولانا سید شاہد علی رام پوری

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مرحوم محمد قمر رضاخاں (برادرِ تاج الشریعہ)

ناشرِ مسلکِ اعلیٰ حضرت الحاج محمد سعید نوری، بانی رضا اکیڈمی ممبئی

حضرت مولانا رفیق عالم مصباحی

حضرت مولانا شکور احمد

حضرت مولانا صغیر اختر مصباحی مدرس جامعہ نوریہ

حضرت مولانا عبد السلام

حضرت مولانا شکیل احمد مصباحی مدرس جامعہ نوریہ

حضرت مولانا عزیز الرحمان مدرس جامعہ نوریہ

حضرت مولانا رفیق احمد مدرس جامعہ نوریہ

حضرت مولانا نور اللہ صاحب

صوفی باصفا حضرت محمد عیسیٰ نوری صاحب

آپ ایک معتمد و مستند صاحب زبان و قلم تھے:۔ جب صدر العلماء کسی بھی عربی، فارسی، اردو تصنیف یا تالیف کردہ کتاب کو اصلاح کے لئے دیکھ لیتے تو اب اس میں علمی، ادبی یا شرعی یا اعتقادی کسی بھی قسم کی کوئی غلطی کا شبہ نہ ہونے کا اطمینان ہو جاتا تھا۔ آپ قرآن، حدیث، عقائد، فقہ، شریعت، طریقت، نحو، صرف، معانی، بیان، عروض، نعت، ادب، منطق، فلسفہ، اصول فقہ، علم حدیث، اصول حدیث، علم تفسیر، اصول تفسیر، کلام ہر فن کی کتابیں بارہا پڑھا کر ایک کہنہ مشق ماہر مدرس ہو گئے تھے۔

<u>شاعری</u> حضور صدر العلماء علیہ الرحمہ ایک استاذ الشعراء شاعر تھے۔ آپ کے اشعار میں عجیب و غریب بلاغت و فصاحت و سلاست پائی جاتی ہے۔ آپ کے دادا استاذ زمن کے اشعار سے آپ کے اشعار بہت مشابہ و مماثل معلوم ہوتے ہیں

آپ نے بہت ساری نعت و منقبت اپنی حیات مبارکہ میں لکھیں۔ جس کے پڑھنے سے فصاحت و بلاغت کا اندازہ معلوم ہوتا ہے۔

آپ کے اخلاق آپ بہت با اخلاق مہذب نرم استاذ تھے۔ بڑا ہو یا چھوٹا سب سے گفتگو اس طرح فرماتے کہ وہ مطمئن و خوش ہو جاتے آپ کے اخلاق حسنہ حدیث مبارکہ کے تحت تھے آپ کے اخلاق مبارکہ کو دیکھ کر دوسرے لوگ سبق لیتے تھے اور اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کا اخلاق دیکھ کر متاثر ہوتے تھے اور تعریف و توصیف بیان کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کو کسی نے برے الفاظ سے کبھی نہ جانا یہ صرف آپ کے اخلاق کا کمال ہے۔

صدر العلماء کا سفر آخرت ۱/۱۴ اگست ۲۰۰۷ کو دار العلوم غوثیہ چندر پور مہاراشٹر کے سلانہ جلسۂ دستار بندی میں حضرت مولانا غلام نبی صاحب کی دعوت اور حضرت مولانا ظہیر رضا خاں کی سفارش پر صدر العلماء نے رخت سفر باندھنے کا ارادہ فرمایا۔ چونکہ چندر پور کے احباب طریقت اور مخلص مریدین کا شدید اصرار تھا کہ حضرت ۱/۳ اگست ۲۰۰۷ کو جمعہ کی نماز چندر پور میں ادا فرمائیں۔ اسلئے حضرت صدر العلماء نے ۱/۲ اگست بروز جمعرات ہی کو صبح بریلی شریف سے بذریعے ٹرین اور دہلی سے فلائٹ کے ذریعے ناگپور کا قصد فرمایا۔ چونکہ جمعرات کو صبح جانا تھا اسلئے قاری عرفان نے پہلے سے ہی صدر العلماء کے ایک خاص مرید زاہد علی سے اپنی گاڑی سے حضرت کو وقت مقررہ پر بریلی جنکشن پہونچانے کا وعدہ تھا زاہد علی ۱/۲ اگست جمعرات کی صبح کو اپنی گاڑی صدر العلماء کے مکان کے پاس کھڑی کر دیتے ہیں (گھر کے افراد نے بارش ہونے کی وجہ سے وہاں جانے کو منع بھی کیا لیکن حضرت وعدہ فرما چکے تھے اسلئے اس حال میں بھی جانے کیلئے تیار ہو گئے)

اور کچھ دیر بعد حضرت گھر سے باہر تشریف لاتے ہیں سلام ودعا کے بعد حضرت اور قاری عرفان گاڑی میں بیٹھے کچھ دیر میں جنکشن پہونچ گئے پہونچتے ہی حضرت کی زیارت کیلئے لوگوں کا مجمع لگ گیا۔ حضرت نے تمام لوگوں کو دعا سے نوازا اور تھوڑی دیر بعد دہلی کو جانے والی ٹرین پلیٹ فارم نمبر ۱۴/ پر آگئی برتھ نمبر ۱۳۱/ پر بیٹھایا تو حضرت بہت کھوئے کھوئے سے اور خاموش تھے آپکے ہمراہ قاری عرفان اور مولانا ظہیر رضا تھے۔

شام کے وقت دہلی پہونچ جاتے ہیں اور پھر ایرپوٹ پر گئے وہاں سے فلائٹ کے ذریعے ناگپور کے ایرپوٹ پر رات کو پہونچتے ہیں وہاں پر چندرپور کے سید عمیر جو مولانا ظہیر کے مرید تھے اور صدرالعلماء سے بڑی عقیدت رکھنے والے تھے اپنی ۱۵/دن پہلے نکالی ہوئی اسکارپیو گاڑی لیکر حضرت کاانظار کررہے تھے انکے علاوہ ناگپور کے ہی چند اور حضرت سے عقیدت و محبت رکھنے والے ایرپوٹ پر انتظار کررہے تھے ان میں ایک مولانا مجتبیٰ شریف خاں بھی ہیں چونکے رات زیادہ ہوچکی تھی اسلئے ناگپور سے چندرپور تک کا ۱۸۰/ کلومیٹر کاسفر کرنامناسب نہیں سمجھااور پھر حضرت تھک چکے تھے آرام کی بھی ضرورت تھی لہذاحضرت نے مولانا مجتبیٰ شریف کے شدید اصرار پر چندرپور میں قیام کرنے کاارادافرمالیتے ہیں تمام حضرات انکے گھر ٹھہرے رات کو اطلاع ہونے پر محلہ پڑوس کے بڑے بڑے عقیدت مند آپکی زیارت کیلے کافی رات تک آتے رہے اور حضرت تمام کو دعاؤں سے نوازتے رہے صدرالعلماء نے فجر کی نماز ناگپور کی جامع مسجد میں پڑھائی، سواسات بجے ناشتے کے بعد باباتاج الدین کے مزار پر حاضری دی گئی وہاں کی حاضری پر حضرت بہت خوش ہوئے تھے ٹھیک ۸/ بجے مزار پاک سے چندرپور کی لئے نکلے۔ گاڑی میں کل چھ افراد سوار تھے (یادرہے کہ چندرپور ناگپور سے جانب مشرق ۱۸۰/ کلومیٹر ہے اور مقام حادثہ ناگپور سے ۱۳۰/ کلومیٹر جانب مشرق ہے)۔

سید عمیر ڈرائیونگ کر رہے تھے حضور صدرالعلماء انکی بائیں طرف تشریف فرما تھے ۔ صبح کے وقت زیادہ بھیڑ کی وجہ سے گاڑی تیز نہیں چل رہی تھی لھذا مفتی محمد خاں صاحب کے مزار پر فاتحہ خوانی کا مشورہ ہوا، حضرت نے فاتحہ پڑھی اور وہاں کچھ دیر اعلحضرت کے اشعار پڑھے اور وہی (جامعۃ الرضا یونیورسٹی) کامعائنہ فرما کر غلام محمد صاحب کی تعریف و توصیف کی اور فرمایا کہ بڑی محنت کی ہوگی اس کے بعد وضو فرما کر چندر پور کی طرف روانہ ہوئے، ابھی کچھ ہی سفر طے ہوا کہ پیچھے سے ٹائر سے تیز ہوا نکلنے کی آواز ہوئی دیکھا تو وہ اسی گاڑی کا ٹائر تھا ٹائر کی درستگی میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔ پھر وہاں سے تقریبا ۱۱ بجے "جام" نامی مقام پہونچے تو سید عمر نے حضرت سے چائے کیلے درخواست کی حضرت نے انکار کر دیا مولانا ظہیر صاحب نے کہا کہ حضرت کو "مرینڈہ" پسند ہے تو سید عمیر تمام لوگوں کیلے مرینڈہ لائے، حضرت نے بھی نوش فرمایا جام میں ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ ہو گئے تھے دوران سفر قاری عرفان نے حضرت کی لکھی ہوئی نعت پڑھنی شروع کر دی اور مولانا غلام نبی، مولانا ظہیر دونوں تبصرہ کر رہے تھے کہ اتنے میں سڑک پر پانی نظر آیا (یہ مقام این مدا سے ایک کلو میٹر جانب شرق ہے) سامنے سے ٹرک آرہا تھا اسکو سید عمیر نے سائڈ دینا چاہا اور گاڑی اس پانی میں چلی گئی، انہوں نے بجائے بریک کے ایکسلیٹر پر پاوئں رکھ دیا تو گاڑی کی اسپیڈ اچانک بڑھ کر بقول سید عمیر (۱۲۰) ہو گئی گاڑی لہراتی ہوئی جارہی تھی کہ سید عمیر صاحب کا پاؤں بریک پر گیا ایک دم گاڑی ہوا میں لہرائی اور کئی پلٹیاں کھاتی چلی گئی اور ایک کے بعد ایک گاڑی سے افراد گرتے گئے غلام نبی حضرت کے قریب گئے اور سر کو اپنی گود میں رکھا حضرت کے چہرہ انور سے گرد و غبار صاف کرنے لگے اور خون کو دیکھ کر اپنا رومال کو سر پر باندھ دیتے ہیں، حضرت نے دو آہیں بھریں اور پھر آسمان کی طرف دیکھا کلمۃ طیبہ پڑھا اور اس دار فانی کو لبیک کہکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے

(یہ حادثہ ۲/۱ اگست ۲۰۰۷ء مطابق ۱۸/رجب المرجب ۱۴۲۸/ھ بروز جمعہ عینی شاھدین کے مطابق ۱۲/بجکر ۱۰/منٹ "این سا" مقام پر ہوا۔) *"انا للہ وانا الیہ راجعون"*
پھر کیا ہوا یہ تو صدرالعلماء سے محبت وعقیدت رکھنے والوں سے کوئی معلوم کرے کہ پوری دنیا سنیت میں ایک کہرام مچ گیا،
آپ شہید ہیں *"کل نفس ذائقۃ الموت "* اس آیتہ کریمہ کے تحت باری تعالی کے کسی بھی حکم یا فرمان عالی شان میں کسی کو کوئی دخل نہیں وہ جب چاہے جسے چاہے کسی کو بھی کسی بہانے مقررہ وقت پر اس دنیا فانی سے اٹھالیتا ہے۔ لیکن مرنے والوں کے درجات الگ ہوتے ہیں کوئی شہید کہلاتا ہے کوئی نہیں
ایک حدیث کے مفہوم سے حضرت کا شہید ہونا ثابت ہو رہا ہے، نبی پاک نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ پانچ اور بھی شہید ہیں ایک وہ جو طاعون کی بیماری میں مرے دوسرا جو پیٹ کے درد سے مرا تیسرا جو پھوڑا کی بیماری میں مرا چوتھا وہ جو کسی چیز سے دب کر مرا ہو، پانچواں وہ جو پانی میں ڈوب کر مرے (بخاری) ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ سفر میں مرنے والا بھی شہید ہے تو گویا کہ صدرالعلماء کا شہید ہونا ثابت ہو گیا، میں تو قاصر ہوں حضرت کے اوصاف حسنہ کو بیان کرنے سے لہذا تمام اہل سنت سے میری یہ گذارش ہے کہ دعاوئں میں صدرالعلماء کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالی اپنی رحمت سے صدرالعلماء حضور تحسین میاں علیہ الرحمہ کی تربت پاک کو بقعۂ نور بنا دے اور انکے روحانی فیض سے تمام ان سے عقیدت رکھنے والوں کو انکے فیوض وبرکات سے مستفیض ومالامال فرمائے آمین..!

فردوس کے باغوں سے اِدھر مل نہیں سکتا
وہ مالک جنت کی جنت میں گما ہے
از۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

سید محمد فرقان حسنی حسینی قادری رضوی نوری رامپوری
۱٤٤۳ھ